© rasailojaraid.com

کے بعد بھی ان کے فیض کو پھیلانے کے لئے شب و روز مصروف عمل ہوئے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب حضرت مفتی اعظمؒ کے علمی، دینی، فقہی، تبلیغی واصلاحی مضامین، مواعظ ومقالات اور چند اہم تقاریر وملفوظات کا مجموعہ ہے جس کی تعداد چھیالیس ہے، جسے جناب سید قاری محمد اکبر شاہ بخاری صاحب نے بڑی عرق ریزی سے مرتب کیا ہے، فاضل مرتب اس سے قبل بھی حضرت مفتی اعظمؒ کی کتب مرتب کر چکے ہیں۔ بہرحال حضرت مفتی اعظمؒ کے معارف کا یہ مجموعہ اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے، جس پر فاضل مرتب اہل علم اور عام مسلمانوں کی طرف سے شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ کتاب کے شروع میں حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے قلم سے لکھا ہوا حضرت مفتی اعظمؒ کے مختصر حالات زندگی اور خدمات پر تقریباً تیس صفحات پر مشتمل ایک طویل مضمون ہے، جس کی تلخیص فاضل مرتب نے کی ہے، اس کے بعد دارالعلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحبؒ کا ایک مضمون بھی شامل ہے جو حضرت کے فضائل ومناقب اور واقعات سے متعلق ہے، بعد ازاں حضرت کی وفات پر دو منظوم مرثیے ہیں۔ ویسے تو اس کتاب کا ہر مضمون خلوص ودرد میں ڈوبا ہوا ہے مگر "علمائے کرام سے خصوصی خطاب" اہل علم کے لئے پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ کتاب مضبوط جلدی، دیدہ زیب ٹائٹل، مناسب کاغذ پر عمدہ طباعت واشاعت کے ساتھ چھپی ہے۔ البتہ پروف ریڈنگ کی غلطیاں "مخمل میں ٹاٹ کا پیوند" کے مصداق ہیں۔

مسجد کے فضائل واحکام :مؤلف:مفتی محمد ارشاد قاسمی بھاگل پوری، ناشر: زمزم پبسرر، صفحات:168، سائز23×36/16، قیمت:150روپے۔

مسجد خانہ خدا اور شعائر اسلام میں داخل ہے۔ قرآن وحدیث میں مسجد کی اہمیت، عظمت اور فضیلت کو انتہائی اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب بھی مسجد کے فضائل، آداب اور احکام سے متعلق ہے۔ جو ایک سو بہتر (172) حدیثی عنوانات پر مشتمل ہے۔ فاضل مؤلف نے ایک حد تک موضوع کا احاطہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، کتاب میں مذکور احادیث پر حسب ضرورت فوائد اور تشریحات بھی ہیں، نیز احادیث کے ساتھ فوائد کے بھی بقایہ جلد وصفحہ حوالے دیئے گئے ہیں۔ اردو میں ہماری معلومات کے مطابق اس موضوع پر ایسی جامع کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ البتہ پروف ریڈنگ کی غلطیاں کھٹکتی ہیں۔ نیز بعض صفحات ایسے ہیں جن میں گزشتہ صفحے کا عکس بھی آیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو پڑھنا مشکل ہے۔ شاید پرنٹنگ کی غلطی ہے۔

کتاب کا ٹائٹل، دیدہ زیب وجاذب نظر، جلد مضبوط، کاغذ اچھا اور پیسٹنگ معیاری ہے۔

شعب الایمان :مؤلف:مولانا خلیل الرحمٰن، ناشر زمزم پبلشرز، صفحات:301 سائز23×36/16، قیمت200روپے۔

ایمان کے شعبوں کی تعداد سے متعلق روایات مختلف ہیں، بعض میں " بضع وستون " کے الفاظ ہیں اور بعض میں "بضع وسبعون " کے الفاظ ہیں، قاضی عیاضؒ، امام نوویؒ، امام حلیمیؒ اور اکثر محدثین نے دوسری روایت کو ترجیح دی ہے۔ پھر روایات میں ان شعبوں میں اعلیٰ اور ادنیٰ شعبہ تو بیان کیا گیا ہے۔ مگر درمیان کے شعبوں کی تعیین نہیں کی گئی۔ ان درمیان کے شعبوں کو محدثین کرام نے اپنے اجتہاد اور فہم کے مطابق جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے "النقایہ" میں امام ابن حبان بستیؒ کو "اقوابهم علماً" قرار دیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کہا ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے بھی " فتح الباری" میں انہی کی اتباع کی ہے، علامہ محمد بن جعفر کتانیؒ نے " الرسالة المستطرفة" میں "شعب الایمان" کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں سے دو کا ذکر کیا ہے۔ ایک حافظ ابو بکر بیہقیؒ کی "الجامع المصنف فی شعب الایمان"، دوم امام ابو عبداللہ حسین بن حسن حلیمیؒ کی " منہاج الدین" علامہ عینیؒ نے اس کا نام "فوائد المنہاج " بتایا ہے۔ حاجی خلیفہؒ نے "کشف الظنون" میں امام سراج بلقینیؒ کی " ترجمان شعب الایمان" اور امام ابن حبان بستیؒ کی "وصف الایمان و شعبه" کا شمار بھی کیا ہے مگر ان سب کی بابت انہوں نے فرمایا: ولم أرا احدًا منهم شفى العليل، ولا أروى الغليل۔ پھر انہوں نے خود ان شعبوں کی مفصل تعیین کی، جس کا حاصل یہ ہے کہ اصل ایمان تو تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان سے عبارت ہے، مگر ایمان کامل تمام تین چیزوں کا نام ہے: تصدیق، اقرار اور عمل۔ تصدیق میں اعتقادیات داخل ہیں اور ان سے متعلق شعبے تیس ہیں، اقرار سے متعلق شعبوں کی تعداد سات ہے جب کہ عمل سے متعلق چالیس شعبے ہیں، جو تین طرح کے ہیں۔ ان میں سے سولہ شعبے اشخاص وافراد کے ساتھ متعلق ہیں، چھ (۶) شعبے اتباع کے ساتھ مخصوص ہیں، جب کہ اٹھارہ شعبے ایسے ہیں جن کا تعلق عام لوگوں کے ساتھ ہے۔ یہ کل ستتر (۷۷) شعبے ہوئے۔

زیر تبصرہ کتاب میں درمیانی شعبوں کی تعیین میں علامہ عینیؒ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔ فاضل مؤلف نے اسی ترتیب کے مطابق ہر شعبے کی قرآن وحدیث اور اقوال سلف کی روشنی میں بہترین تشریح کی ہے۔ ان کے قلم کی زبان آسان بھی ہے اور رواں وسلیس بھی۔ اردو میں اس موضوع پر یہ پہلی قابل قدر علمی کاوش ہے۔ الحاد و بے دینی کے اس دور میں یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب خوبصورت ٹائٹل، مضبوط جلد بندی اور معیاری طباعت وکمپوزنگ کے ساتھ ادنیٰ درجے کے کاغذ پر چھپی ہے۔ البتہ پروف ریڈنگ کی غلطیوں میں زمزم پبلشرز نے اپنی روایت برقرار رکھی ہے۔

بچے- حقوق و احکام: مؤلف محمد نعمت اللہ قاسمی، ناشر: زمزم پبلشرز، صفحات: ۳۹۶، سائز: 23×36/16، قیمت 200 روپے۔

اسلام ایک ایسا جامع وکامل دین ہے جس نے زندگی کے تمام مراحل میں انسان کی بہترین رہنمائی کی ہے۔ مہد سے لے کر لحد تک، پیدائش سے لے کر موت تک، بیت الخلاء سے لے کر بیت اللہ تک، آزاد، غلام، بچہ، جوان، بوڑھا، مرد، عورت...... غرض کی انسانی زندگی کے جتنے بھی مراحل ہیں، ان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کی بابت اسلام نے رہنمائی نہ کی ہو۔ انسان کی زندگی کا سب سے حساس ترین، نازک اور لائق اعتناء مرحلہ، بلوغ سے پہلے کا ہے، اگر اسلامی نہج پر اور اس کی روشن تعلیمات واصول کے مطابق بچے کی صحیح تربیت ہو جائے تو وہ بچہ آگے جا کر ایک عظیم انسان بن سکتا ہے ورنہ یہی بچہ غلط تربیت یا بے توجہی کی وجہ سے معاشرہ کا ناقابل علاج ناسور بن سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فقہاء اسلام نے جہاں انسانی زندگی کے دیگر گوشوں سے متعلق تفصیلی کلام کیا ہے، "بچوں کی تربیت اور ان سے متعلق احکام" کے موضوع پر بھی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، اس موضوع پر سب سے جامع کتاب علامہ محمد محمود استروشنی کی "جامع أحکام الصغار" ہے۔ جو 1290 مسائل پر مشتمل ہے، امام ابن قیمؒ کی کتاب "تحفة المودود بأحکام المولود" بھی اس موضوع پر ایک اچھی علمی کاوش

© rasailojaraid.com